

# کتاب یوایل اور لودیکیہ کی سیوتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر بارہ

Jeff Pippenger

2025-12-17

## نمبر بارہ

میری خواہش ہے کہ میں یوئیل کی نبوی گواہی کو اس انداز سے پیش کروں کہ پنتکست کے موقع پر پطرس جو کہہ اور کر رہا تھا، اُس میں یوئیل کی گواہی پہچانی جا سکے۔ مجھے یقین ہے کہ بائبل اس بات کے بارے میں واضح ہے کہ پنتکست کے موقع پر پطرس کیا کہہ اور کر رہا تھا، لیکن میں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ پچھلی بارش کی تاریخ میں پطرس نبوی طور پر کس بات کی نمائندگی کر رہا تھا، جب اُس نے پنتکست کے پیغام کو کتاب یوئیل کی تکمیل کے تناظر میں رکھا۔

پطرس خدا کے بقایا لوگوں کی علامت ہے، اور اس کی تصویر کشی نہ صرف پنتیکست کے موقع پر بلکہ متی باب 16 میں قیصریہ فلپی میں بھی کی گئی ہے۔ قیصریہ فلپی دانی ایل باب 11 کی آیات 13 تا 15 میں ملتا ہے، یہ تین آیات اُس جنگ کو بیان کرتی ہیں جو پہلی بار اُس تاریخی دور میں پوری ہوئی جب قیصریہ فلپی کا نام پانیوم تھا۔ آیات 13 تا 15، آیت 16 سے پہلے ہیں، اور آیت 16 ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہے۔ آیت 10 سن 1989 میں سوویت یونین کے زوال کی نشاندہی کرتی ہے۔ دانی ایل باب 11 کی آیات 10 تا 16 سن 1989 سے لے کر اتوار کے قانون تک کے عرصے کی نمائندگی کرتی ہیں، اور وہی مدت اسی باب کی آیت 40 کی "پوشیدہ تاریخ" ہے۔

## حروفِ جلی میں پوشیدہ تاریخ

۱۷۹۸

اور آخر کے وقت بادشاہ جنوب اس پر حملہ کرے گا:

۱۹۸۹

لیکن اس کے بیٹے جوش میں آئیں گے اور عظیم لشکروں کی کثرت جمع کریں گے؛ اور شمال کا بادشاہ بگولے کی طرح اس کے خلاف چڑھ آئے گا، رتھوں کے ساتھ، گھڑسواروں کے ساتھ، اور بہت سے جہازوں کے ساتھ؛ اور وہ ممالک میں داخل ہوگا، اور چھا جائے گا اور پار نکل جائے گا۔ اور ایک ضرور آئے گا، اور چھا جائے گا، اور گزر جائے گا؛ پھر وہ لوٹے گا اور برانگیختہ ہوگا، یہاں تک کہ اپنے قلعے تک۔

## ۲۰۱۴ جنگِ رافیا

اور جنوب کا بادشاہ قہر سے بھڑک اٹھے گا اور نکل کر اُس سے، یعنی شمال کے بادشاہ سے، لڑے گا؛ اور وہ ایک بڑی فوج کھڑی کرے گا، مگر وہ فوج اس کے ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ اور جب وہ اس فوج کو شکست دے گا تو اس کا دل مغرور ہو جائے گا؛ اور وہ بہت سے دس ہزاروں کو ہلاک کرے گا، لیکن اس سے وہ مضبوط نہ ہوگا۔

## جنگِ پانیوم (قیصریہ فلپی)

کیونکہ شمال کا بادشاہ پھر لوٹے گا، اور پہلی کی نسبت زیادہ بڑا گروہ جمع کرے گا، اور چند برسوں کے بعد ایک بڑی فوج اور بہت سا مال و دولت کے ساتھ ضرور آئے گا۔

اور ان ایام میں بہت سے لوگ بادشاہ جنوب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے؛ نیز تیرے لوگوں میں سے لٹیرے رویا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کریں گے؛ لیکن وہ گر جائیں گے۔

پس شمال کا بادشاہ آئے گا، پشتہ باندھے گا، اور سب سے فصیل بند شہروں کو فتح کر لے گا؛ اور جنوب کی فوجیں مزاحمت نہ کر سکیں گی، نہ اس کے برگزیدہ لوگ، اور نہ مقابلہ کرنے کی کوئی قوت ہوگی۔

## امریکہ میں اتوار کا قانون

لیکن جو اس کے خلاف آئے گا وہ اپنی ہی مرضی کے مطابق کرے گا، اور اس کے سامنے "کوئی قائم نہ رہ سکے گا"؛ اور وہ "قائم ہوگا" جلال والی سرزمین میں، جو اس کے ہاتھ سے تباہ ہو جائے گی۔ وہ اس جلال والی سرزمین میں داخل بھی ہوگا، اور بہت سے ممالک زیر و زبر ہو جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی اِدوم اور موآب اور بنی عمون کا سردار۔ وہ ملکوں پر بھی اپنا ہاتھ دراز کرے گا، اور ملک مصر بھی نہ بچ سکے گا۔ دانی ایل 11:40، 10-16، 41، 42۔

جب پطرس نبوی طور پر قیصریہ فلپی (پانیم) میں ہوتا ہے، اور پنٹکست کے وقت یہ آخری بارش کا زمانہ ہوتا ہے، تو یہ اسے آیت چالیس کی 'پوشیدہ تاریخ' میں متعین کرتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ موجودہ یوکرینی جنگ کو زیر بحث لاؤں جس کی نمائندگی باب گیارہ کی آیت گیارہ میں کی گئی ہے، اور پانیم کی آنے والی جنگ کو بھی، جس کا ذکر آیات تیرہ تا پندرہ میں ہے اور جو تیسری عالمی جنگ تک لے جاتی ہے؛ یہ سب وہ خارجی واقعات ہیں جو 1989 اور اتوار کے قانون کے درمیان پیش آتے ہیں، لیکن فی الحال ہم تیسرے فرشتے کی تاریخ کی نشاندہی کر رہے ہیں جو 22 اکتوبر 1844 سے لے کر 1863 میں ایک قانونی کلیسیا کی تشکیل تک پہنچی ہوئی ہے۔

یہ سلسلہ 9/11 (1844) کو تیسرے فرشتے کی آمد سے لے کر اتوار کے قانون (1863) تک کی وضاحت کرتا ہے۔ اتوار کے قانون کی مثال اعلان آزادی سے دی گئی جس میں آزادی کا اعلان کیا گیا؛ یوں یہ اُس اتوار کے قانون کی بھی مثال بنتا ہے جہاں آزادی چھین لی جاتی ہے۔ آزادی کا اعلان پہلے ری پبلکن صدر نے کیا، جو اُس آزادی کی مثال ہے جو آخری ری پبلکن صدر کے ہاتھوں چھین لی جائے گی—جو نبوی طور پر مقرر ہے کہ اتوار کے قانون کے وقت ایک آمر بن جائے۔

"جب ہماری قوم اپنی حکومت کے اصولوں سے اس قدر دستبردار ہو جائے کہ اتوار کا قانون نافذ کرے، تو اس اقدام میں پروٹسٹنٹ ازم پائیت کے ساتھ ہاتھ ملا دے گا؛ یہ اور کچھ نہیں ہوگا سوائے اُس جبریت کو زندگی بخشنے کے جو مدتوں سے تابی کے ساتھ اس موقع کی تاک میں رہی ہے کہ دوبارہ فعال استبداد کی صورت میں برسر کار آجائے۔" Testimonies، جلد 5، 711۔

742 قبل مسیح وہ الفا تاریخ تھی جس نے اشعیاہ باب سات، آیت آٹھ کی زمانی پیشگوئیوں کا آغاز کیا، جو 1863 میں اپنی او میگا تکمیل تک پہنچی۔ 742 قبل مسیح میں، یہوداہ کی جنوبی سلطنت کا بادشاہ آحاز شمالی سلطنت تشکیل دینے والے دس شمالی قبائل کے خلاف ایک خانہ جنگی میں داخل ہو رہا تھا۔ 742 قبل مسیح کی یہ تاریخ یہوداہ میں نمایاں ہوئی—جو کلام مقدس کی حقیقی جلالی سرزمین تھی، جس میں حقیقی یہودی آباد تھے، اور جسے اس عبارت میں شریب اور یوقوف بادشاہ آحاز کے ذریعے پیش کیا گیا—یوں 1863 کی او میگا تاریخ کی نظیر بنی۔ 1863 کی او میگا تاریخ اس دور میں پوری ہوتی ہے جب ریاست ہائے متحدہ زمین کا درندہ، یعنی بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت، کے طور پر حکمرانی کرتی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ روحانی جلالی سرزمین ہے، جو پروٹسٹنٹ مسیحیت پر مشتمل ہے، اور جو بائبل کے مطابق روحانی یہودی ہیں۔ الفا تاریخ میں 742 قبل مسیح کی

شمال اور جنوب کے درمیان خانہ جنگی نے 1863 کی او میگا تاریخ میں شمال اور جنوب کے درمیان ہونے والی خانہ جنگی کی نظیر پیش کی۔ یہ دونوں گواہ مل کر اس بیرونی تاریخ کو واضح کرتے ہیں جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، جہاں روحانی جلالی سرزمین ایک بار پھر دو طبقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

742 قبل مسیح میں، شمالی طاقت اسرائیل کے دس شمالی قبائل اور شام کے درمیان ایک اتحاد کی نمائندگی کرتی تھی، اور یوں کسی بیرونی طاقت کے ساتھ اتحاد کی علامت تھی، جیسا کہ یہ اُس وقت پورا ہوا جب خانہ جنگی میں غلامی کے حامی پائیت کی طرف سے حمایت غلامی کے حامی جنوبی ریاستوں کو دی گئی۔ 742 قبل مسیح میں شام کا بیرونی حلیف، اور خانہ جنگی میں پائیت کا بیرونی حلیف، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دنیا بھر کے گلوبلسٹ اپنی MAGA ازم کے خلاف جنگ میں گلوبلسٹ ڈیموکریٹس کے ساتھ اتحاد میں ہیں، وہ جنگ جو 2015 میں اس وقت شروع ہوئی جب چوتھا اور سب سے امیر صدر اٹھ کھڑا ہوا، اور یوں کرتے ہوئے دانیال باب گیارہ، آیت دو کے مطابق Grecia کی پوری سلطنت کو بھڑکا دیا۔ یہ ہلچل کتاب یوئیل میں غیر قوموں کے بیدار ہونے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ "Grecia" اور "heathen" اژدہا کی قوت کی علامتیں ہیں، وہ قوت جو حیوان اور جھوٹے نبی کے ساتھ اتحاد میں دنیا کو Armageddon تک لے جاتی ہے۔

2015 میں کفار یوایل کی 'یہوشافاط کی وادی' کی طرف نبوی پکار پر بیدار ہوئے، جیسے اُس نے 'وادی عدالت' بھی کہا۔ 2015 میں ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی صدارتی امیدواری کا اعلان کیا، یوں اُس عالمگیریت پسند سلطنت میں ہلچل مچا دی جیسے 'گریشیا' کے طور پر پیش کیا گیا تھا، اور کفار نے آرمگڈون کی طرف اپنی پیش قدمی شروع کی—اور یہ سب یوکرینی جنگ کے آغاز کے صرف ایک سال بعد، دانیال باب گیارہ کی آیت گیارہ کی تکمیل میں، ہوا۔

742 قبل مسیح اور 1863 کی خانہ جنگیاں اتوار کے قانون کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں، جو بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت کے خاتمے کی علامت ہے۔ وہ چھٹی سلطنت انقلابی جنگ سے شروع ہوئی تھی، لہذا اتوار کے قانون پر چھٹی سلطنت کا خاتمہ انقلابی جنگ کی تکرار کی نشاندہی کرتا ہے، بالکل اسی وقت جب خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ خانہ جنگی یا انقلابی جنگ کی تعریف اور ان پر لگایا گیا لیبیل نقطہ نظر پر مبنی ہوتا ہے۔ ڈیموکریٹس جو کچھ اس وقت قانون کو ہتھیار بنا کر، اختلاس، دھوکہ دہی، غیر قانونی امیگریشن اور پروپیگنڈے کے ذریعے کر رہے ہیں، اسے وہ 'کلر ریولوشن' کہتے ہیں، مگر ان کی عالمگیریت پسند چالوں کے مخالف لوگ انہی سرگرمیوں کو 'سول' بدامنی کو بھڑکانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ کیا اینٹیفیا مجرم ہے یا ہیرو؟

دو تاریخی جنگیں ایک ہی تفرقہ انگیز جنگ کی نمائندگی کرتی ہیں جو آخری ریپبلکن صدر کے دور میں پیش آتی ہے۔ پہلے ریپبلکن صدر کی طرح یہ جنگ آخری ریپبلکن صدر ہی جیتے گا، جس کی نمائندگی پہلے صدر نے بھی کی تھی، اور وہ پہلا صدر انقلابی جنگ کا بھی فاتح تھا۔ ڈیموکریٹس کے مطابق MAGA انقلاب موجودہ 'شہری بدامنی' پیدا کر رہا ہے۔ آپ کے ذاتی سیاسی رجحان کے مطابق موجودہ جنگ یا تو ایک انقلابی جنگ ہے یا ایک خانہ جنگی۔ پیش گوئی کی رو سے یہ دونوں ہی ہے۔

1863 اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے اور 1844 بھی، جب تیسرا فرشتہ اتوار کے قانون کا پیغام لے کر آیا۔ 1844 سے 1863 تک کا دور ابتدا سے انتہا تک اتوار کے قانون کی چھاپ لیے ہوئے ہے۔ 1846 میں وائٹس کی شادی، سبت کی پابندی اور ہارمن سے وائٹ میں نام کی تبدیلی نے اس بات کی نشاندہی کی کہ 22 اکتوبر 1844 کو کی جانے والی شادی مکمل ہو چکی تھی، اور اسی تکمیل نے تیسرے فرشتے کے آزمائشی عمل کے آغاز کو نشان زد کیا، جیسے مٹا کے تعلق سے سبت کی سہ گانہ آزمائش نے بحر قلم کے ہپتسمہ کے بعد آنے والی دس آزمائشوں کے آغاز کی نشاندہی کی۔

من پہلی آزمائش تھا اور اس نے قادس میں دسویں آزمائش کی نمائندگی کی، کیونکہ دونوں تیسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اسی لیے اتوار کے قانون کی بھی۔

"صحرا میں اپنے طویل قیام کے دوران ہر ہفتے بنی اسرائیل ایک سہ گانہ معجزے کے گواہ بنتے تھے، جس کا مقصد ان کے ذہنوں پر سبت کی حرمت نقش کرنا تھا: چھٹے دن من دوگنا اترتا تھا، ساتویں دن کچھ بھی نہیں، اور سبت کے لیے درکار حصہ میٹھا اور پاک حالت میں محفوظ رہتا تھا، جب کہ اگر کسی اور وقت کے لیے کچھ بچا کر رکھا جاتا تو وہ قابل استعمال نہ رہتا تھا۔" Patriarchs and Prophets, 296

دس آزمائشوں میں سے پہلی "منّا" کی آزمائش تھی جو مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں کے سہ گانہ پیغام کی نمائندگی کرتی تھی۔ جس طرح منّا کے ساتھ ہوا، اسی طرح فرشتے ہفتے کے پہلے دن عبادت کے خلاف سہ گانہ تنبیہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ منّا کے سہ گانہ معجزے کا مقصد "ان کے اذہان پر سبت کی تقدیس نقش کرنا" تھا، اور یہی ظاہر ہے تیسرے فرشتے کی منشا ہے۔ منّا سے متعلق تین معجزات میں سے پہلا "آسمانی روٹی" کا "کھانا" تھا، اور "کھانا" دور آخری بارش کی ایک الفا علامت ہے۔ دوسرا معجزہ، دوسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے جہاں الہام اس زمانے کی نشان دہی کے لیے الفاظ اور فقروں کو "دوہراتا" ہے جسے بابل کے دوہرا زوال سے ظاہر کیا گیا ہے، کیونکہ "بابل گر گیا، گر گیا۔" دوسرا معجزہ چھٹے دن منّا کی مقدار کا "دوگنا" ہو جانا تھا۔ تیسرا معجزہ ساتویں دن کے سبت کے لیے روٹی کا محفوظ رہ جانا تھا۔

تین فرشتوں کے نمونے کے طور پر، منّا پہلا فرشتہ ہے، اور اس لیے اس میں پوری کہانی شامل ہونی چاہیے، جو مکاشفہ چودہ میں تینوں فرشتوں کی کہانی ہے۔ پہلا فرشتہ تینوں فرشتوں کے پیغامات کا ایک فریکٹل ہے۔ فریکٹل ایک پیچیدہ ہندسی شکل ہے جسے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں سے ہر ایک مکمل شکل کی چھوٹے پیمانے کی نقل ہوتا ہے۔ اس خاصیت کو خود مماثلت کہا جاتا ہے۔ فریکٹلز میں اکثر نہایت باریک تفصیلات ہوتی ہیں، چلے آپ جتنا بھی قریب سے دیکھیں۔ فریکٹلز ریاضی، حیاتیات، طبیعیات، ارضیات، کیمیا، فلکیات، انجینئرنگ اور علم کے بہت سے دیگر شعبوں میں پائے جاتے ہیں۔

مکاشفہ باب چودہ میں تین فرشتوں کی "تین مرحلہ وار ساخت" پہلے فرشتے کے پیغام میں نمایاں ہے، یوں پہلا فرشتہ تینوں فرشتوں کا ایک "فریکٹل" بن جاتا ہے۔ کتاب دانی ایل کے پہلے تین ابواب بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کی نمائندگی کرتے ہیں، اور دانی ایل باب ایک میں وہی "تین مرحلہ وار ساخت" موجود ہے جو ان تین ابواب میں نمایاں ہے، اور اسی طرح جیسے تین فرشتوں میں یہ ساخت پہلے فرشتے کے حوالے سے پائی جاتی ہے۔

منّا کے تین گنا معجزے کا تعلق کھائے جانے سے تھا، اور دانی ایل کا پہلا باب کھانے کے بارے میں ہے۔ دانی ایل نے بابل کی خوراک کے بجائے دالیں اختیار کر کے غذائی آزمائش میں کامیابی حاصل کی۔ پھر اس کی ظاہری حالت کے بارے میں اس کا امتحان لیا گیا، اور اس کی ظاہری حالت نے اس کے چہرے اور ان لوگوں کے چہروں کے درمیان جدائی پیدا کی جو بابل کا کھانا کھاتے تھے۔ دوسرے فرشتے کا پیغام بابل سے علیحدگی کی پکار ہے، ایک ایسی جداکاری کی تاریخ میں جہاں دو طبقات تیار کیے جاتے ہیں اور پھر ظاہر ہوتے ہیں۔ دانی ایل کے لیے یہ دوسرا امتحان نیوکدنصر کے تیسرے امتحان تک لے گیا، جو پہلے باب میں تیسرا امتحان تھا اور اس نے تیسرے باب کے سنہری بت کے امتحان کی نمائندگی کی، جسے سسٹر وائٹ بار بار اتوار کے قانون کے طور پر شناخت کرتی ہیں، جو تیسرے فرشتے کا پیغام ہے۔ دانی ایل کا پہلا باب دانی ایل کے پہلے تین ابواب کا ایک فریکٹل ہے، اور وہ تینوں ابواب مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن میں سے پہلا فرشتہ اور دانی ایل کا پہلا باب دونوں تینوں فرشتوں اور تینوں ابواب کے فریکٹل ہیں۔

بیابان میں اپنے طویل قیام کے دوران بنی اسرائیل پر ہفتے ایک سہ گانہ معجزہ دیکھتے تھے، جس کا مقصد سبت کی حرمت ان کے ذہنوں میں راسخ کرنا تھا: چھٹے دن من کی دوہری مقدار نازل ہوتی تھی، ساتویں دن کچھ بھی نازل نہیں ہوتا تھا، اور سبت کے لیے درکار حصہ تازہ اور پاکیزہ حالت میں محفوظ رہتا تھا، جبکہ کسی اور وقت اگر کچھ بچا کر رکھا جاتا تو وہ قابل استعمال نہ رہتا۔

من کے عطا کیے جانے سے متعلق حالات میں ہمارے پاس یہ فیصلہ کن ثبوت ہے کہ سبت اُس وقت مقرر نہیں کیا گیا تھا، جیسا کہ بہت سے لوگ دعویٰ کرتے ہیں، جب شریعت سینا پر دی گئی۔ اسرائیلیوں کے سینا پہنچنے سے پہلے ہی وہ سمجھتے تھے کہ سبت ان پر لازم ہے۔ چونکہ سبت کی تیاری کے لیے ان پر لازم تھا کہ وہ ہر جمعہ من کی دوہری مقدار جمع کریں—کیونکہ سبت کے دن کچھ نہیں گرتا تھا—اس آرام کے مقدس دن کی حیثیت مسلسل ان کے دلوں پر نقش کی جاتی رہی۔ اور جب لوگوں میں سے کچھ سبت کے دن من چنے نکلے تو خداوند نے پوچھا، 'تم کب تک میرے احکام اور میرے قوانین پر عمل کرنے سے انکار کرو گے؟' آباء و انبیا، 296۔

من کو جمع کرنا اور کھانا، مکاشفہ کے دسویں باب میں یوحنا کے فرشتے کے ہاتھ سے کتابچہ لینے (جمع کرنے) اور پھر اسے کھا لینے کی تمثیل ہے۔

اور میں فرشتہ کے پاس گیا اور اس سے کہا، مجھے وہ چھوٹا کتابچہ دے۔ اور اس نے مجھ سے کہا، اسے لے اور نکل جا؛ اور وہ تیرے پیٹ کو کڑوا کر دے گا، لیکن تیرے منہ میں شہد کی مانند میٹھا ہوگا۔ مکاشفہ ۱۰:۹

پہلے یوحنا کو فرشتے کے پاس جا کر پوچھنا تھا، پھر اسے چھوٹی کتاب 'لینی' تھی، اور پھر اسے وہ 'کھانی' تھی۔ یوحنا فرشتے کے پاس جا کر اور اس سے پوچھ کر پہلے فرشتے کے تین مراحل کی نمائندگی کر رہا ہے، جس کے بعد دوسرا مرحلہ 'لینا' اور تیسرا 'کھانا' ہے۔ منّا کو جمع کرنا اور/یا کھانا، منّا کی تین آزمائشوں میں سے پہلی ہے، مگر اس میں منّا کی تینوں آزمائشوں کا ایک فریکٹل شامل ہے۔ منّا کو جمع کرنا اور کھانا، یرمیاہ کی تمثیل ہے۔

تیرا کلام ملا اور میں نے اسے کھا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے خوشی اور میرے دل کی شادمانی ٹھہرا، کیونکہ میں تیرے نام سے کہلاتا ہوں، اے خداوند رب الافواج۔ یرمیاہ 15:16۔

یرمیاہ کی جستجو اور پھر چھوٹی کتاب مانگنے کے نتیجے میں اس کے 'کلام پائے گئے'۔ جب منّا جمع کیا گیا تو اس کا کلام پایا گیا۔ من کو جمع کرنا اور کھانا اُس حزقی ایل کی تمثیل ہے جس نے اسے دی گئی کتاب کھائی، اور یوں ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کھانے سے انکار کرنا باغی گھرانے جیسا ہونا تھا۔

لیکن اے ابن آدم، جو میں تجھ سے کہتا ہوں اسے سن؛ اُس باغی گھرانے کی مانند تُو باغی نہ بن: اپنا منہ کھول، اور جو میں تجھے دیتا ہوں وہ کھا۔ اور جب میں نے دیکھا تو دیکھ، ایک ہاتھ میری طرف بھیجا گیا؛ اور دیکھو، اُس میں ایک کتاب کا طومار تھا؛ اور اُس نے اسے میرے سامنے پھیلا دیا؛ اور اُس کے اندر بھی اور باہر بھی لکھا ہوا تھا؛ اور اُس میں نوحہ، ماتم اور آہ و زاری لکھی ہوئی تھی۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، جو کچھ تو پائے اسے کھا؛ اس طومار کو کھا، اور جا کر گھر اسرائیل سے کلام کر۔

پس میں نے اپنا منہ کھولا اور اُس نے مجھے وہ طومار کھلایا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدمزاد، اپنا پیٹ کھانے دے اور اپنی انتڑیوں کو اس طومار سے بھر لے جو میں تجھے دیتا ہوں۔ پھر میں نے اسے کھا لیا؛ اور وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھا تھا۔ حزقی ایل 2:8-3:3۔

اگر حزقی ایل چھوٹا کتابچہ کھانے سے انکار کرتا تو وہ باغی گھرانے میں ہوتا، اور جس 'کتاب' کے 'طومار' کو اسے کھانا تھا اسے 'نوحہ، اور ماتم، اور خرابی' کے طور پر پیش کیا گیا تھا، جو آخری ایام کے ایک تہرے پیغام کی نمائندگی کرتا تھا۔ آخری ایام کا یہ تہرا پیغام مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کے پیغامات ہیں،

اور جن سیاق و سباق میں حزقی ایل ان تین پیغامات کو پیش کرتا ہے وہ اسلام اور تیسری خرابی کا پس منظر ہے۔ ان تین پیغامات میں ایک الفا اور ایک اومیگا ہے، اور تیسرا 'خرابی' ہے—جو اسلام کی ایک بنیادی علامت ہے—لہذا الفا کو اومیگا کے مطابق ہونا چاہیے؛ اس لیے 'نوحہ' اس نوحے کی نمائندگی کرتا ہے جو 9/11 پر ساتویں نرسنگے اور تیسری خرابی کی آمد کے ساتھ شروع ہوا اور جو بتدریج شدت اختیار کرتے ہوئے آخری سات بلاؤں تک جا پہنچے گا۔ مکاشفہ گیارہ کے اتوار کے قانون والے 'زلزلے' کے وقت تیسری خرابی جلد آتی ہے، اور الہام ہمیں بتاتا ہے کہ یسعیاہ دس کا ناراست فرمان ہی وہ اتوار کا قانون ہے۔ آیت اس بات سے شروع ہوتی ہے کہ جو ناراست فرامین جاری کرتے ہیں ان پر 'خرابی' ہے۔

من کھانا تین آزمائشوں میں پہلی آزمائش تھی، دوسری یوم تیاری کے دن "دوگنا کرنا" تھی۔ اور وہ کس چیز کے لیے تیاری کر رہے تھے؟ وہ سبت کی آزمائش کے لیے تیاری کر رہے تھے، جو تیسرے فرشتے کا پیغام ہے۔

وہ تہرا معجزہ دس آزمائشوں میں سے پہلی، یعنی الفا، آزمائش بھی تھا۔ خدانے پہلے مرحلے میں منا دیا، پھر دوسرے مرحلے میں 'دوگنا' حصہ دیا، مگر تیسرے میں کچھ نہیں۔ تیسری آزمائش پہلی دو آزمائشوں سے مختلف ہے، کیونکہ تیسری فیصلہ کن کسوٹی ہے۔ وہ تینوں آزمائشیں دس مرحلوں پر مشتمل ایک آزمائشی عمل کی ابتدا، یعنی الفا، کی نمائندگی کرتی ہیں جو پہلے قادم تک لے جاتا ہے۔

اگر آپ مختلف علمائے الہیات کی آراء کا جائزہ لیں، تو آپ کو دس آزمائشوں کی بہت سی فہرستیں ملیں گی جو پہلی قادم پر اپنے اختتام کو پہنچتی ہیں۔ ان میں سے تقریباً سبھی بحرِ قلزم کو دس آزمائشوں میں سے ایک شمار کرتے ہیں، اور کچھ بلاؤں کے دوران بحرِ قلزم سے پہلے کے تاریخی سنگِ میل بھی شامل کرتے ہیں۔ یہ سب غلط ہیں۔

پہلی آزمائش منا ہے۔ پولس بتاتا ہے کہ بحیرۂ قلزم کو پار کرنا بپتسمہ تھا۔

مزید برآں، بھائیو، میں نہیں چاہتا کہ تم بے خبر رہو کہ ہمارے سب آباء بادل کے نیچے تھے، اور سب کے سب سمندر میں سے گزرے؛ اور سب نے بادل اور سمندر میں موسیٰ کے واسطے بپتسمہ لیا۔ ۱  
کرتھیوں ۱۰:۱، ۲۔

موسیٰ، یسوع کی تمثیل ہے، اور یسوع کا بپتسمہ ایک آزمائشی عمل کی نشاندہی کرتا ہے جو اپنی ماہیت میں سے پہلو ہے، اور جس کا آغاز بھوک کی آزمائش سے ہوتا ہے اور اسی پر زور دیتا ہے۔ صلیب کی تمثیل مصر کے فصیح سے ہوئی۔ جب وہ بحرِ قلزم کے پار دوسری طرف نکل آئے، تو مسیح پہلی پیداوار کی قربانی کے طور پر جی اُٹھا۔ جب وہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ہاتھوں پانی کی قبر سے باہر آیا، تو مسیح (پہلی پیداوار کی قربانی) نے چالیس دن کے آزمائشی عمل کا آغاز کیا۔ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد—جس کی تمثیل اُس کے بپتسمہ میں تھی—چالیس دن تک مسیح شاگردوں سے روبرو رہا۔ آزمائش کا عمل بحرِ قلزم عبور کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اتنا ہی یقینی جتنا کہ مسیح پانی سے نکلتے ہی روح کی طرف سے بیابان میں لے جایا گیا۔

مسیح کے لیے پہلا امتحان بھوک کا تھا، کیونکہ آسمانی روٹی نے اپنی مسح شدہ خدمت وہیں سے شروع کی جہاں آدمِ گر پڑا تھا۔ بحرِ قلزم کے بعد پہلا امتحان من کا ہے رخی امتحان ہے، جو آسمانی روٹی پر ہونے والے سے رخی امتحان کی علامت ہے۔ مسیح کی آزمائش اُس کے پانی سے نکلنے کے بعد شروع ہوئی، لہذا دس آزمائشیں بھی لازماً 'پانی سے نکلنے کے بعد' ہی شروع ہونی چاہئیں۔ پھر مسیح ایک سے رخی آزمائش سے دوچار ہوئے، جو بھوک کے پس منظر میں رکھی گئی تھی، جیسا کہ من کے اُس سے رخی امتحان نے نمونہ دکھایا جو اُس وقت شروع ہوا جب روح القدس نے قدیم اسرائیل کو مصر سے نکال کر بیابان میں لے گیا۔

وہ دیگر فہرستیں جو اس بات پر قیاس آرائیاں کرتی ہیں کہ وہ دس آزمائشیں، جن کا اختتام قادش پر ہوتا ہے، کن بغاوتوں کی نمائندگی کرتی ہیں، ہارون کے سنہرے بچھڑے کی بغاوت کو ان دس آزمائشوں میں سے ایک قرار دیتی ہیں، لیکن وہ غلط ہیں۔

سونے کے بچھڑے کا فتنہ دو آزمائشوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سونے کے بچھڑے کی رمزیت کا ایک بنیادی عنصر ہے۔ جب لوگوں نے یہ سمجھا کہ خدا دیکھ نہیں رہا، اس وقت جو بت پرستی ظاہر ہوئی، اس کے بعد موسیٰ واپس آ گئے۔ پھر لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے بھی بت پرست ہی رہیں، جس کی نمائندگی موسیٰ کرتے تھے۔

دوہری اور شدت پکڑتی ہوئی بغاوت میں ہم قبائل میں ایک نبوتی تقسیم دیکھتے ہیں، جب لاوی قبیلہ مقدس کی خدمت کے لیے صرف اسی کے سپرد کر دیا گیا، کیونکہ اس بغاوت تک مقدس کی خدمت پر قبیلے کے پہلوٹھے کے ذمے تھی۔ اب ایسا نہ رہا۔ اب وفادار لاوی قبیلہ بیگل کی نگہداشت سنبھالے گا۔ "تقسیم" یا "دو" میں جدائی، سونے کے بچھڑے کی نبوتی خصوصیت کا ایک عنصر ہے۔

ہارون کی بغاوت، اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے پہلے بادشاہ یربعام کی بغاوت کی نظیر تھی۔ یربعام نے سونے کے بچھڑوں کو دوگنا کر دیا، ایک بیت ایل میں رکھا اور ایک دان میں۔ ہارون اور یربعام متوازی تواریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، یعنی حیوان کی شبیہ کی تشکیل کی تاریخ۔ حیوان کی شبیہ کی تاریخ دو ادوار میں پوری ہوتی ہے، جنہیں ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے جدا کیا جاتا ہے۔ حیوان کی شبیہ کلیسا اور ریاست کے امتزاج کی علامت ہے، جو پہلے ریاست ہائے متحدہ میں قائم کیا جاتا ہے، اور پھر دنیا میں۔

حیوان کی مورت کی علامتوں کے ساتھ ہمیشہ ایک تقسیم وابستہ رہی ہے۔ ہارون کے معاملے میں یہ لاویوں کی جدائی تھی، اور یربعام کے معاملے میں بارہ قبائل دو جنوبی اور دس شمالی قبائل میں تقسیم ہوئے۔

اس کلیسا اور ریاست کے تعلق کی علامت کو یوحنا نے کتابِ مکاشفہ میں "حیوان کی شبیہ" کہا ہے۔ ہارون اور یربعام کے سونے کے بچھڑے حیوان کی شبیہیں تھیں، اور جس حیوان کی وہ شبیہیں تھیں وہ بابل ہے، کیونکہ بائبل کی نبوت میں پہلی بادشاہی کی نمائندگی دانی ایل کے باب دو میں "سونے" کے سر سے کی گئی ہے۔ حیوان کی شبیہ دو آزمائشوں کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ آزمائش پہلے زمین کے حیوان — ریاست ہائے متحدہ — پر آتی ہے، پھر مکاشفہ کے باب تیرہ میں ریاست ہائے متحدہ دنیا کو مجبور کرتی ہے کہ وہ حیوان کی شبیہ قائم کرے۔ پہلی آزمائش ریاست ہائے متحدہ پر ہے، پھر دنیا پر۔

"جب امریکہ، یعنی مذہبی آزادی کی سرزمین، ضمیر پر جبر کرنے اور لوگوں کو جھوٹے سبت کی تعظیم پر مجبور کرنے میں پاپائیت کے ساتھ متحد ہو جائے گا، تو روئے زمین کے ہر ملک کے باشندے اس کی مثال کی پیروی کرنے پر آمادہ کیے جائیں گے۔" Testimonies, جلد 6، صفحہ 18۔

"غیر ممالک ریاستہائے متحدہ کی مثال کی پیروی کریں گے۔ اگرچہ پہل وہی کرتی ہے، تاہم یہی بحران ہمارے لوگوں پر دنیا کے تمام حصوں میں آ پڑے گا۔" Testimonies, جلد 6، 395۔

سونے کے بچھڑے کی بغاوت دو پہلو رکھتی ہے اور پہلی نو آزمائشوں میں سے دو کی نشاندہی کرتی ہے، جو پہلی قادش میں دسویں اور آخری آزمائش تک لے جاتی ہیں۔ جب ہارون اور یربعام کی بغاوتوں کو 'سطر پر سطر' ایک ساتھ رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہارون، جو سردار کاہن تھا، کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے اور یربعام، جو اسرائیل کا بادشاہ تھا، ریاست کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ دونوں خطوط مل کر کلیسیا اور ریاست کے اتحاد کی علامت ہیں۔ یربعام کی دو قربان گاہیں بیت ایل (جس کا مطلب کلیسیا ہے) اور دان (جس کا مطلب عدالت ہے) میں قائم کی گئیں، اور دونوں مل کر کلیسیا اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم دس آزمائشوں کی نشاندہی

شروع کریں گے۔

دس آزمائشیں سبت کے آرام کے پس منظر میں رکھی گئی ہیں (عبرانیوں 3-4)۔ یہ من کے سہ گانہ معجزے اور سبت پر اس کے سبق سے شروع ہوتی ہیں اور دسویں آزمائش، یعنی پہلے قادیس، پر ختم ہوتی ہیں۔ وہ پہلا قادیس 'کتاب مقدس میں اشتعال کا دن' ہے، اور پولس آخری بغاوت کو سبت کی آزمائش کے پس منظر میں رکھتا ہے۔ الفا آزمائش سبت تھی، جس کی علامت من تھا، اور پہلے قادیس پر دسویں اور اومیگا آزمائش بھی سبت کا آرام تھی۔ الفا اور اومیگا ہمیشہ ابتدا کے ساتھ انتہا کی نمائندگی کرتے ہیں۔

پس (جیسا کہ روح القدس فرماتا ہے، آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دل سخت نہ کرو، جیسے بغاوت کے وقت، یعنی بیابان میں آزمائش کے دن؛ جب تمہارے باپ دادا نے مجھے آزمایا، مجھے پرکھا، اور چالیس برس تک میرے کام دیکھے۔ اسی لیے میں اُس نسل سے رنجیدہ ہوا اور کہا: وہ اپنے دل میں ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں، اور انہوں نے میری راہیں نہ جانی۔ پس میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ وہ میرے آرام میں داخل نہ ہوں گے۔)

اے بھائیو، خبردار رہو، کہیں تم میں سے کسی میں بے ایمانی کا بُرا دل نہ ہو جس سے وہ زندہ خدا سے برگشتہ ہو جائے۔ بلکہ جب تک آج کہلاتا ہے، ہر روز ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کے فریب سے تم میں سے کوئی سخت دل ہو جائے۔ کیونکہ ہم مسیح کے شریک ٹھہرے ہیں، اگر ہم اپنی ابتدائی دلیری کو آخر تک مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

چنانچہ کہا گیا ہے، آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو، جس طرح مخالفت کے وقت کیا تھا۔ کیونکہ بعض نے، جب سنا، مخالفت کی؛ تاہم سب نہیں جو موسیٰ کے وسیلہ سے مصر سے نکلے تھے۔ پھر وہ چالیس برس تک کس سے ناراض رہا؟ کیا انہی سے نہیں جنہوں نے گناہ کیا تھا، جن کی لاشیں بیابان میں گر پڑیں؟ اور اُس نے کس کے بارے میں قسم کھائی کہ وہ اُس کے آرام میں داخل نہ ہوں گے؟ کیا انہی کے بارے میں نہیں جو ایمان نہ لائے تھے؟ پس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کے سبب داخل نہ ہو سکے۔

پس ہم ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے آرام میں داخل ہونے کا وعدہ ابھی باقی ہوتے ہوئے بھی، تم میں سے کوئی اس سے محروم رہ جائے۔ کیونکہ خوشخبری ہم کو بھی دی گئی تھی، جیسے انہیں بھی؛ لیکن جو کلام سنایا گیا وہ انہیں فائدہ نہ پہنچا، کیونکہ سننے والوں میں وہ ایمان کے ساتھ ملا ہوا نہ تھا۔

کیونکہ ہم جو ایمان لائے ہیں آرام میں داخل ہوتے ہیں، جیسا کہ اُس نے کہا: میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی ہے، اگر وہ میرے آرام میں داخل ہوں؛ اگرچہ دنیا کی بنیاد رکھے جانے سے ہی کام پورے ہو چکے تھے۔ کیونکہ اُس نے کسی جگہ ساتویں دن کے بارے میں یوں کہا، اور خدا نے ساتویں دن اپنے سب کاموں سے آرام کیا۔ اور پھر اسی جگہ یہ بھی: اگر وہ میرے آرام میں داخل ہوں۔

پس چونکہ یہ باقی ہے کہ بعض کو اُس میں داخل ہونا ہے، اور جنہیں پہلے خوشخبری سنائی گئی تھی وہ بے ایمانی کے سبب اُس میں داخل نہ ہوئے۔ پھر وہ ایک خاص دن مقرر کرتا ہے، داؤد میں یہ کہتے ہوئے: آج، اس قدر مدت کے بعد؛ جیسا کہا گیا ہے، آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دل سخت نہ کرو۔

کیونکہ اگر یسوع نے انہیں آرام دیا ہوتا تو وہ بعد میں کسی اور دن کا ذکر نہ کرتا۔

پس خدا کے لوگوں کے لیے آرام باقی ہے۔ کیونکہ جو اس کے آرام میں داخل ہوا ہے وہ بھی اپنے کاموں سے باز آیا ہے، جیسے خدا اپنے کاموں سے باز آیا تھا۔ پس ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اسی عدم ایمان کی مثال پر چل کر گر پڑے۔ عبرانیوں 3:8-11:4

'اشتعال انگیزی کے دن' یسوع اور کالب کا پیغام رد کر دیا گیا۔ یہ عبارت ایک ایسے طبقے کے بارے میں ہے جو سینے ہوئے پیغام پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔ پیغام کی نمائندگی 'آرام' سے کی گئی ہے۔

جو لوگ خداوند کو وفادارانہ، مخلصانہ اور محبت بھری خدمت دینے پر آمادہ نہیں ہیں، وہ نہ اس زندگی میں اور نہ آنے والی زندگی میں روحانی آرام پائیں گے۔ 'پس خدا کے لوگوں کے لیے ایک آرام باقی ہے۔۔۔ لہذا ہم اُس آرام میں داخل ہونے کے لیے محنت کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بھی اسی اعتقادی کی مثال پر چل کر ناکام رہ جائے۔' یہاں جس آرام کا ذکر ہے وہ فضل کا آرام ہے، جو نسخے کی پیروی کر کے حاصل ہوتا ہے۔ 'دل لگا کر محنت کرو۔' Pacific Union Recorder، 7 نومبر، 1901ء

"آرام" ایک ایسا پیغام ہے جس کی نمائندگی یسوع اور کالب کے پیغام کے ذریعے کی جاتی ہے۔ پولس ساتویں دن کے سبت سے متعلق حقائق کو "آرام" کے اس پیغام کی علامت کے طور پر استعمال کرتا ہے، جیسے اُن لوگوں نے رد کر دیا جن کے مقدر میں بیابان میں مرنا لکھا تھا۔

"آج اگر تم اس کی آواز سنو" کی عبارت وہی بات ہے جس پر کتابِ مکاشفہ زور دیتی ہے کہ جو کوئی روح کی آواز سینے—یعنی روح کا پیغام سینے—اور وہ "آخری بارش" کا پیغام ہے، جو "آرام" کا پیغام ہے۔ قادس میں وہ آواز سنائی دی اور باغیوں نے مصر واپس جانے کے لیے ایک نیا سردار چن لیا۔ اس بغاوت کی تاریخ زبور 95 میں اور پولس نے عبرانیوں کے نام خط میں بیان کی ہے۔ یہ تاریخ قدیم اسرائیل کی دسویں آزمائش میں اُن کی ناکامی کی نشاندہی کرتی ہے۔ دس آزمائشوں میں سے پہلی آزمائش من کے سہ گنا معجزے سے شروع ہوئی، جو تین فرشتوں کے پیغامات، خدا کی شریعت، سبت کا آرام، آسمانی روٹی، اطاعت اور عدالت کی نمائندگی کرتا تھا—اور دس میں سے آخری آزمائش "آرام" کی آزمائش تھی۔ جیسا کہ سسٹر وائٹ بیان کرتی ہیں، فضل کا یہ "آرام" آخری بارش کی علامت ہے۔ قادس اسی آزمائش کی علامت ہے جس میں "سٹر بہ سطر" پیش کیے گئے آخری بارش کے پیغام کو قبول یا رد کرنا ہوتا ہے۔

سٹر بہ سطر، "آرام" روح القدس کے اُس افاضہ کو کہتے ہیں جیسے آخری بارش سے تعبیر کیا گیا ہے۔ "آرام" ساتویں دن کا سبت بھی ہے، وہی مہر جو آخری بارش کے زمانے میں وفاداروں پر لگائی جاتی ہے۔ "آرام" وہ فضل بھی ہے جو اُس قدرت کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو اُس وقت عطا کی جاتی ہے جب اُن کے گناہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیے جاتے ہیں۔ وہ فضل فقط اُس قدرت تک محدود نہیں جو تقدیس کی نمائندگی کرتی ہوئی عطا کی جاتی ہے، بلکہ وہ فضل بھی ہے جو اُس وقت راست ٹھہرائے جانے کا باعث بنتا ہے جب مسیح کے خون کے وسیلے تو بہ کار جان کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ فضل کا "آرام" مسیح کی راستبازی کا پیغام ہے—ایسی راستبازی جو بغیر گناہ کیے جینے کے لیے فضل (قدرت) بخشتی ہے، اور وہ فضل جو ایک لاودکیائی کو فلاذیلفیائی میں تبدیل کرتا ہے۔ جب راست ٹھہرائے جانے کے فضل سے تبدیلی آ جاتی ہے، تو سابق لاودکیائی، فلاذیلفیائی بن کر، فضل کی قدرت کے وسیلے اُس مقدس راہ پر چلتا ہے جو تمجید تک لے جاتی ہے۔ "آرام" تیسرے فرشتے کا پیغام ہے، جسے "حقیقت میں ایمان کے وسیلے سے راست ٹھہرایا جانا" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس صورت میں، قادس نے 1888 کی طرف اشارہ کیا۔

پہلا قادس اُس "آرام" کے پیغام کی نشاندہی کرتا ہے جو "انجیل" کا پیغام ہے۔ ابدی انجیل یہ ہے: "مسیح کا وہ کام جس میں وہ ایک سہ گانہ آزمائشی عمل متعارف کراتا ہے جو عبادت گزاروں کی دو قسموں کی نشوونما کرتا ہے اور پھر انہیں ظاہر کرتا ہے۔" پہلے قادس میں "آرام" کی ابدی انجیل کا پیغام ابدی انجیل کے اس سہ گانہ پیغام کی نمائندگی کرتا ہے جو روح القدس کے سہ گانہ کام کے تحت ہے جو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں قائل کرتا ہے۔ یہ تینوں مراحل منّا کی آزمائش میں بالکل یہی تین آزمائشی مراحل ہیں!

دس آزمائشیں ایک سہ پہلو آزمائشی عمل سے شروع ہوتی ہیں، جس میں خدا کی شریعت، سبت، اور انسانیت کی یہ ذمہ داری نمایاں کی گئی ہے کہ وہ خدا کے پیغام کو کھائے اور بھضم کرے۔ دس میں سے پہلی آزمائش سہ پہلو تھی، اور دسویں بھی ایسی ہی تھی۔ پہلی آزمائش میں منّا کو آسمانی روٹی کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، جو ساتویں دن کے سبت کو سربلند کرتی ہے۔ آخری آزمائش میں "آرام" کو آخری بارش کے حتمی آزمائشی عمل کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، جو اتوار کے قانون پر اختتام پذیر ہوتا ہے، جہاں آسمانی روٹی کی نمائندگی کرنے والوں کو سبت کے علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے۔

دس امتحانات کے آغاز میں، جیسے ان کے اختتام پر، سبت اور سبت سے وابستہ انجیل کے پیغام پر زور دیا جاتا ہے، جو تیسرے فرشتے کی ابدی انجیل ہے۔ پہلا قادش دس امتحانات کا اومیگا ہے، لہذا دس امتحانات کا الفا بھی انہی خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔ قادش 1863 کی نمائندگی کرتا تھا، جب خداوند نے اپنا کام مکمل کرنے اور اپنی قوم کو گھولنے کے لیے اپنے لیے خواہش کی، مگر سرزمین موعود میں داخلہ مؤخر ہو گیا۔

مندرجہ ذیل صحائف کو پڑھ کر ہم دیکھیں گے کہ خدا قدیم اسرائیل کو کس نظر سے دیکھتا تھا:  
'کیونکہ خداوند نے یعقوب کو اپنے لیے چن لیا ہے، اور اسرائیل کو اپنی خاص ملکیت کے لیے چن لیا ہے۔'  
زبور 135:4.

'کیونکہ تو اپنے خداوند خدا کے لیے ایک مقدس قوم ہے، اور خداوند نے اپنے لیے تجھے خاص قوم چنا ہے، جو زمین پر موجود سب قوموں سے بڑھ کر ہے۔' استثنا ۱۴:۲

'کیونکہ تم خداوند تمہارے خدا کے لیے ایک مقدس قوم ہو؛ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں اپنے لیے ایک خاص قوم چنا ہے، سب قوموں سے بڑھ کر جو زمین کے روئے پر ہیں۔ خداوند نے تم سے محبت اس لیے نہیں کی اور نہ تمہیں اس لیے چنا کہ تم تعداد میں کسی بھی قوم سے زیادہ تھے، کیونکہ تم سب قوموں میں سب سے کم تعداد میں تھے۔' استثنا 7:6، 7.

'کیونکہ یہاں کس بات سے معلوم ہوگا کہ میں اور تیری قوم تیری نظر میں مقبول ٹھہرے ہیں؟ کیا یہ اسی سے نہیں کہ تو ہمارے ساتھ چلتا ہے؟ پس ہم، میں اور تیری قوم، زمین پر کے سب لوگوں سے ممتاز ٹھہریں گے۔' خروج 33:16.

"قدیم اسرائیل نے کتنی بار بغاوت کی، اور کتنی ہی مرتبہ اُن پر عدالتیں نازل ہوئیں اور ہزاروں ہلاک کیے گئے، کیونکہ انہوں نے اُس خدا کے احکام کی پروا نہ کی جس نے انہیں چنا تھا! ان آخری دنوں میں خدا کا اسرائیل اس بات کے مسلسل خطرے میں ہے کہ وہ دنیا کے ساتھ گھل مل جائے اور خدا کی برگزیدہ قوم ہونے کی تمام نشانیاں کھو بیٹھے۔ طیطس 2:13-15 کو پھر سے پڑھیں۔ یہاں ہم آخری دنوں تک لائے گئے ہیں، جب خدا اپنے لیے ایک خاص قوم کو پاک کر رہا ہے۔ کیا ہم بھی اُسے غصہ دلائیں گے جیسے قدیم اسرائیل نے کیا؟ کیا ہم اُس سے منہ موڑ کر، دنیا کے ساتھ مل جل کر، اور اپنے اردگرد کی قوموں کی مکروہات کی پیروی کر کے اُس کا قہر اپنے اوپر لے آئیں گے؟"

Testimonies، جلد 1، 282، 283.

سیسٹر وانٹ پوچھتی ہیں: "کیا ہم بھی اُسے اسی طرح برانگیختہ کریں گے جیسے قدیم اسرائیل نے کیا؟" ہم اسے دنیا کے ساتھ میل جول رکھنے سے برانگیختہ کرتے ہیں، جس کی علامت مصر ہے—وہی جگہ جہاں قادس کے باغیوں نے ایک رہنما تلاش کیا تھا جو انہیں واپس وہاں لے جائے۔ 1863 میں مصر کو پلٹنے کی خواہش اور ایک نئے رہنما کے انتخاب کو الہام نے دنیا سے وابستہ ہونے کی آرزو کے طور پر پیش کیا۔

وہ عبارت جس پر ہم اس وقت غور کر رہے ہیں، اس سے پہلے سسٹر وانٹ کا یہ تبصرہ تھا کہ قدیم اسرائیل آرام میں داخل نہ ہوا۔ ان کی مسلسل بغاوت کے سیاق میں، انہوں نے وہ آیات پیش کیں جو

واضح کرتی ہیں کہ خدا اپنی دلہن سے کس طرح تعلق رکھنا چاہتا تھا، مگر اس کی دلہن نے انکار کر دیا۔ ذیل کی عبارت اس بات کی تمہید ہے جو ہم نے ابھی پڑھا ہے۔

اپنی تحریر میں وہ لکھتی ہے: "خدا نے اپنے لوگوں سے تقاضا کیا کہ وہ صرف اسی پر بھروسا کریں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان لوگوں سے مدد لیں جو اس کی خدمت نہیں کرتے تھے۔" 1863 میں، لاودیکیائی ملرائٹ ایڈونٹزم نے ریاستہائے متحدہ کی حکومت کے ساتھ ایک اتحاد قائم کیا تاکہ اپنے نوجوانوں کو امریکی تاریخ کی سب سے ہلاکت خیز جنگ میں جبری بھرتی سے روکنے کی اپنی کوششوں میں مدد حاصل ہو۔

ہم یہاں وہ تنبیہات پڑھتے ہیں جو خدا نے قدیم اسرائیل کو دیں۔ یہ اُس کی خوشنودی نہ تھی کہ وہ اتنی دیر تک بیابان میں بھٹکتے پھریں؛ اگر وہ فرمانبردار ہوتے اور محبت سے اس کی رہنمائی قبول کرتے تو وہ انہیں فوراً سرزمین موعود میں پہنچا دیتا؛ لیکن چونکہ انہوں نے بیابان میں بارہا اسے رنجیدہ کیا، اس نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ وہ اس کے آرام میں داخل نہ ہوں گے، سوئے اُن کے جنہوں نے پوری طرح اس کی پیروی کی۔ خدا نے اپنے لوگوں سے تقاضا کیا کہ وہ صرف اسی پر بھروسہ کریں۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُن لوگوں سے مدد لیں جو اس کی خدمت نہیں کرتے تھے۔

براہ کرم عزرا 1:4-5 پڑھیے: "جب یہوداہ اور بنیامین کے مخالفوں نے سنا کہ جلائے وطن کے لوگ خداوند خدای اسرائیل کے لیے بیکل بنا رہے ہیں، تو وہ زریابل اور آبائی خاندانوں کے سرداروں کے پاس آئے اور اُن سے کہا، ہمیں تمہارے ساتھ مل کر بنانے دو، کیونکہ ہم بھی تمہاری طرح تمہارے خدا کے طالب ہیں، اور اسرحدون بادشاہ آشور کے ایام سے ہم اُس کے لیے قربانی کرتے آئے ہیں، جس نے ہمیں یہاں لا بسایا۔ لیکن زریابل اور یسوع اور اسرائیل کے آبائی خاندانوں کے باقی سرداروں نے اُن سے کہا، ہمارے خدا کے لیے گھر بنانے میں تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں؛ بلکہ ہم ہی مل کر خداوند خدای اسرائیل کے لیے تعمیر کریں گے، جیسا کہ خورش بادشاہ فارس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ تب ملک کے لوگوں نے یہوداہ کے لوگوں کے ہاتھ کمزور کیے اور عمارت بنانے میں انہیں تنگ کیا، اور اُن کے خلاف مشیر اجرت پر رکھے تاکہ اُن کے ارادے کو ناکام کریں۔"

عزرا 21:8-23: "تب میں نے وہاں دریائے ابوا پر روزہ کا اعلان کیا، تاکہ ہم اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو عاجز کریں اور اس سے اپنے لیے، اپنے بچوں کے لیے اور اپنے تمام مال و اسباب کے لیے سیدھی راہ مانگیں۔ کیونکہ مجھے شرم آئی کہ بادشاہ سے یہ مطالبہ کروں کہ وہ راستہ میں دشمن کے مقابل ہماری مدد کے لیے سپاہیوں اور گھڑ سواروں کی ایک جماعت دے؛ کیونکہ ہم بادشاہ سے کہہ چکے تھے کہ ہمارے خدا کا ہاتھ اُن سب پر بھلائی کے لیے ہے جو اس کے طالب ہیں، لیکن اُس کی قدرت اور اُس کا غضب اُن سب کے خلاف ہے جو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس ہم نے اس کے لیے روزہ رکھا اور اپنے خدا سے التجا کی؛ اور اس نے ہماری درخواست قبول کی۔"

نبی اور یہ بزرگ ملک کے لوگوں کو سچے خدا کے پرستار نہیں سمجھتے تھے، اور حالانکہ وہ لوگ دوستی کا دعویٰ کرتے اور ان کی مدد کرنا چاہتے تھے، تو بھی وہ خدا کی عبادت سے متعلق کسی بات میں ان کے ساتھ ملنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ جب وہ خدا کے بیکل کی تعمیر اور اُس کی عبادت کی بحالی کے لیے یروشلم جا رہے تھے، تو وہ سفر میں مدد کے لیے بادشاہ سے اعانت نہیں مانگتے تھے بلکہ روزہ اور دعا کے ذریعے خداوند سے مدد چاہتے تھے۔ ان کا یقین تھا کہ خدا اپنے بندوں کو اپنی خدمت کی کوششوں میں حفاظت بھی دے گا اور کامیاب بھی کرے گا۔ ہر چیز کا خالق اپنی عبادت قائم کرنے کے لیے اپنے دشمنوں کی مدد کا محتاج نہیں۔ وہ شریروں کی قربانی نہیں مانگتا، اور نہ اُن لوگوں کی نذریں قبول کرتا ہے جن کے سامنے خداوند کے سوا دوسرے معبود ہیں۔

"ہم اکثر یہ تبصرہ سنتے ہیں: 'تم بہت علیحدگی پسند ہو۔' ایک قوم کی حیثیت سے ہم روحوں کو بچانے یا انہیں سچائی تک لے جانے کے لیے کوئی بھی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ لیکن اُن کے ساتھ مل

جانا، اُن چیزوں سے محبت کرنا جن سے وہ محبت کرتے ہیں، اور دنیا سے دوستی رکھنا—ہماری مجال نہیں، کیونکہ پھر ہم خدا کے دشمن ہو جائیں گے۔" Testimonies، جلد 1، 281، 282۔

قادش کی بغاوت پر اپنے تبصرے کے ضمن میں سسٹر وائٹ بیان کرتی ہیں: "سب چیزوں کا خالق اپنی عبادت قائم کرنے کے لیے اپنے دشمنوں کی مدد کا محتاج نہیں۔ وہ بدی کی قربانی طلب نہیں کرتا، اور نہ اُن لوگوں کے نذرانے قبول کرتا ہے جنہوں نے خداوند کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہوں۔" 1863 میں، لاودکیائی ملرائٹ ایڈونٹسٹ تحریک ایک کلیسیا بن گئی اور اُس قوت کے ساتھ اتحاد کر لیا جو قوم پر اور بعد ازاں دنیا پر اتوار کی عبادت نافذ کرے گی۔

اگلے مضمون میں ہم ان نبوتی خطوط کا مطالعہ جاری رکھیں گے جو 1863 پر منتج ہوتے ہیں، اور 1863، 1844 سے 1863 تک کے نبوتی دور کا نقطہ عروج ہے۔

جو کچھ ہو چکا ہے، وہی ہے جو ہونے والا ہے؛ اور جو کیا جاتا ہے، وہی ہے جو کیا جائے گا؛ اور سورج کے نیچے کوئی نئی چیز نہیں۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کہا جائے، دیکھو، یہ نئی ہے؟ وہ تو پہلے ہی ہو چکی ہے، جو ہم سے پہلے تھی۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ خدا کرتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے قائم رہتا ہے؛ نہ کوئی اس میں کچھ بڑھا سکتا ہے اور نہ اس میں سے کچھ گھٹا سکتا ہے؛ اور خدا یہ اس لیے کرتا ہے کہ لوگ اس کے حضور ڈریں۔ جو ہو چکا ہے، وہی اب ہے؛ اور جو ہونے والا ہے، وہ پہلے ہی ہو چکا ہے؛ اور خدا گزری ہوئی چیز کو پھر طلب کرتا ہے۔ واعظ 1:9، 10؛ 3:14، 15۔